Al-Qirtas
ARABIC

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

The Holy Prophet as a Legislator: An Analytical Study

حضور ﷺ بحیثیت قانون ساز: ایک تجزیاتی مطالعہ

Al-Qirtas

Authors	Affiliations
Dr. Muhammad Husnain	Assistant Professor, Division of S&T, Township Campus, University of Education, Lahore at-uhammad.husnain@ue.edu.pk
Shamim Zahid	MPhil Scholar, Islamic Studies, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore
Dr. Muhammad Sajjad Malik	Assistant Professor, Division of S&T, Township Campus, University of Education, Lahore at-muhammad.sajad@ue.edu.pk

Abstract

T The present study explores the legislative function of the Prophet Muhammad, scrutinizing his input towards the development and execution of legal doctrines within the early Islamic society. This research delves into how the legislative activities and judgments made by the Prophet established the fundamental basis for Islamic law (Sharia) by means of an extensive examination of historical writings, hadiths, and legal documents. The article focuses on the Prophet's approaches to justice and equality, his techniques for resolving legal and sociopolitical challenges, and the long-lasting influence of his legislative legacy on modern Islamic law. This study gives an in-depth explanation of the Prophet's legislative function, which sheds light on how early Islamic legal systems evolved and how applicable they are to contemporary situations. This article throws light the marked characteristics of the legislation done and made in the era of the Holy Prophet (PBUH).

Key Words: Holy Prophet Muhammad, Islamic legislation, Sharia, Early Islamic law, Legal history in Islam

تعارف:

اسلامی قانون کی ابتداء اس طرح سے نہیں ہوئی جس طرح رواجی قوانین کی ہوتی ہے اور نہ اسلامی قوانین کو ان راہوں سے گزرنا پڑا ہے جن راہوں سے تمام انسانی قوانین گزرے ہیں۔ اسلامی قانون میں ایسا نہیں تھا کہ پہلے ابتدائی درجہ کے نظریات ہوں جو بعد میں تہذیبی عمل میں سنور گئے ہوں، ایسا بھی نہیں کہ اسلامی قانون کی پیدائش اسلامی جماعت کے ساتھ ہوئی ہو اور پھر جماعتی ارتقاء اور نمو کے ساتھ قانون نے بھی ارتقاء اور نمو حاصل کیا ہو، بلکہ حقیقت یہ ھے کہ اللہ تعالی نے جس وقت شریعت اسلامیہ کو اپنے برگزیدہ پیغمبر رسول ﷺ کے قلب مبارک پر نازل فرمایا اس وقت یہ شریعت مکمل اور جامع تھی اور یہ ساری شریعت ایک انتہائی مختصر عرصے میں نازل ہو گئی جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے آپؐ کی وفات تک یا اس آیت کے نزول تک کا درمیانی عرصہ ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (1)

"آج میں نے تمھارے دیں کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو تمھارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔"

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

شریعت اسلامیہ کسی ایک جماعت، قوم یا کسی ایک ریاست کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے ہے خواہ عربی ہوں یا عجمی، مشرقی ہوں یا مغربی اور ان کے رسم و رواج، ان کی عادات، روایات اور تاریخ میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو یہ شریعت ہر خاندان، قبیلے، جماعت اور ہر ریاست کے لیے بذریعہ ہدایت ہے بلکہ یہ ایک ایسا عالمگیر قانون ہے جس کے بارے میں ماہرین قانون سوچتے تو رہے ہیں مگر کوئی عالمی قانون اب تک وجود میں نہیں لا سکے ہیں۔ اللہ کے نبی محمد رسول ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی حکومت کی تشکیل فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ اس نوخیز اسلامی مملکت کے بیک وقت سربراہ حکومت، مقنن، قاضی القضاۃ اور اسلامی سپاہ کے امیر عساکر تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے تمام مناصب اور حیثیات کا بغور جائزہ لیا جائے تو بجا طور پر نظر آتا ہے کہ بطور شارع اور قانون ساز آپ کی حیثیت بہت نمایاں اور بنیادی ہے۔ چاہے وہ میثاق مدینہ کا معاملہ ہو یا صلح حدیبیہ کا، روزمرہ زندگی کے معاملات ہوں یا خاندانی اور سماجی مسائل ہوں آپؐ نے ان سارے معاملات کے بارے میں ایسے بنیادی قوانین عطا فرمائے جو تا قیامت علماء و فقہاء، اسلامی ممالک کے سربراہان اور اسلامی مقننہ کے لیے رہنماء اصول اور مشعل راہ ہیں۔

جیسا کہ علامہ شہاب الدین لقرافی رقمطراز ہیں؛

"رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے راہنما، ایک عظیم سپریم جج اور ایک ایسے مفتی تھے جو سب سے زیادہ علم رکھتے تھے آپ سب سے بڑے قائد، قاضی القضاۃ اور سب علماء و ماہرین شریعت سے زیادہ عالم تھے۔ اللہ نے آپ ﷺ کے منصب رسالت میں سب کے سب امور جمع کر دیے تھے ان تمام حیثیتوں میں آپ ﷺ کی غالب حیثیت رسول، مبلغ، شارع اور قانون ساز کی تھی آپ ﷺ کے اقوال و تصرفات میں بعض کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ ان کا تعلق تبلیغ رسالت فتاوی شریعت سے تھا بعض احکامات اور تصرفات کے بارے میں اجماع ہے کہ ان کا تعلق امامت سے تھا اور بعض کے بارے میں اتفاق ہے کہاں کا تعلق قضاء سے تھا۔ اور بعض کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ کوئی کسی تصرف کو عدلیہ کا تصرف قرار دیتا ہے کوئی انتظامیہ کا اور کوئی دونوں کا۔ بعض لوگ ایک حیثیت کو غالب قرار دیتے ہیں اور بعض دوسری کو اگر کوئی فعل یا حکم رسول اللہ ﷺ نے بطور امام کے سرانجام دیا ہے تو کسی مسلمان کے لیے اس پر امام وقت کی اجازت کے بغیر عمل جائز نہ ہو گا اسی طرح آپؐ نے قاضی کی حیثیت سے جو کام کئے ان پر عمل قاضی وقت کے فیصلے کے مطابق ہو گا کوئی شخص از خود اس کو ہاتھ میں نہ لے گا کیونکہ وہ کام رسول ﷺ نے بحثیت قاضی کیا تھا لہذا اب قاضی کو ہی اختیار ہے کہ وہ اس طرح فیصلہ کرے۔"(2)

چونکہ دین اسلام تمام انسانیت کے لیے ایک ابدی ہدایت کا سرچشمہ ہے لہذا اسکے اصول و قوانین ہر دور کے لیے اور ہر خطے اور ہر رنگ و نسل کے لوگوں کے لیے ہیں اور ان اصول و قوانین میں ایسی لچک ہے کہ یہ ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی شخصیت کے ہمہ گیر اور جامع صفات ہونے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وما ارسلناك الا كافته للنا س بشيرا ونذيرا۔(3)

"اور ہم نے آپ ﷺ کو دنیا بھر کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

و ما ارسلنا ك الا رحمة للعا لمين -(4)

"اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

لہذا قانون سازی کے جو اختیار آپ ﷺ کی ذات اقدس کو حاصل ہیں وہ کسی دوسرے انسان کو ہر گز حاصل نہیں ہو سکتے چاہے اس کا رتبہ کتنا ہی بڑا ہو۔

عہد نبوی ﷺ میں نظام تشریح وعدلیہ:

کسی بھی ملک کے نظم و نسق میں قانون سازی اور عدلیہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ قانون اصل میں دو طرح کے ہیں ایک خالص انسانی قانون اور دوسرا خدائی قانون۔ یہی وجہ ہے کہ اگر قانون اللہ کی طرف سے ہو تو اس کو بدلنے والے اللہ تعالی ہی ہو سکتے ہیں

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

ڈاکٹر حمید اللہ نے عہد نبوی ﷺ کے ماخذ ہائے قانون کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

پہلا قانون مکہ کے رسم ورواج:

"قرانی اشارات کی بناء پر تاریخ عہد نبوی ﷺ کی روشنی میں ہم پورے ادب کے ساتھ بیان کر سکتے ہیں کہ شہر مکہ کے جو بھی رسم ورواج تھے وحی کی غیر موجود گی میں وہی مسلمانوں کا قانون تھا اور وہ اس پر عمل کرتے تھے۔"(5)

اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے شرائع ماقبلنا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"کہ تورات وانجیل کے احکام کو اگر قرآن نے تبدیل نہ کیا ہو تو وہ بھی مسلمانوں کے لیے واجب التعمیل ہیں چنانچہ اسلام میں بھی رجم کے حکم کو رسول اللہ ﷺ اور بعد کے خلفاء اور فقہاء نے برقرار رکھا غرض شرائع من قبلنا بھی اسلامی قانون کا ایک ماخذ ہے بشرطیکہ ان کی صحت کا ثبوت ملے اور قرآن وحدیث نے ان کو بدلنے کا حکم نہ دیا ہو۔"(6)

اسلامی قانون کا دوسرا ماخذ قرآن وسنت ہیں:

احکام سنت کی دو اقسام ہیں:

1۔ وحی

2۔ الہام۔ دوسری قسم ہے کہ پیغمبر خود اجتہاد واستنباط کر کے اپنی صوابدید سے کسی ایسے معاملے کے بارے میں حکم دیں جو قرآن پاک میں موجود نہ ہو۔(7)

عہد نبوی ﷺ سے بعض اور ماخذ ہائے قانون بھی ملتے ہیں جو وقتی ہیں یا عارضی ہیں ان میں سے ایک معاہدہ ہے۔ اس طرح معاہدے کے ذریعے قبول کی ہوئی شرطوں کو اسلامی قانون کا عارضی اور وقتی جزو سمجھا جائے۔"

عہد نبوی ﷺ کے عدالتی نظام کو عموماً دو ادوار میں منقسم کیا جاتا ہے:

1۔ قبل از ہجرت (مکی دور)

2۔ بعد از ہجرت (مدنی دور)

نبی کریم ﷺ کی ذات ہجرت سے قبل اور بعد میں بھی مسلمانوں کے لیے اعلی ترین عدالت کا کام دیتی رہی۔(8)

عہد نبوی ﷺ میں اجتہاد:

یہ بات تو واضح کہ عہد نبوی ﷺ میں قانون سازی کی بنیاد وحی الہی تھی لیکن آپ ﷺ نے اجتہاد فرمایا آپ ﷺ کے سامنے صحابہؓ نے بھی اجتہاد کیا۔ جیسا کہ خولہ بنت ثعلبہ کا واقعہ ہے۔ اسی طرح جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں اجتہاد کیا گیا تو اللہ نے وحی کے ذریعے آپ ﷺ کے اجتہاد کی اصلاح فرمائی جیسا کہ اللہ تعای کا ارشاد ہے:

ما كان لنبى ان يكون له اسرى حتى يثخن فى الارض (9)

"کسی نبی کے یہ شایان نہیں کہ کچھ قیدی اس کے ہاتھ آجائیں اور وہ زمین کو ان کے خون سے سیراب نہ کرے۔"

اسی طرح واقعہ افک میں اللہ تعالی نے سورہ نور میں یہ آیت اتار کر حضرت عمرؓ کے قول کی موافقت کی۔ ارشاد ہے:

سبحا نك هذا بهتان عظيم (10)

رسول اللہ ﷺ کی سنت قانون سازی کا مستقل ماخذ ہے، جیسا کہ قرآن مجید کی رو سے بھی تمسک بالسنۃ یعنی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے پر زور دیا گیا ہے اور اسے قرآن کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے اور سنت کا ترک کر دینا دین سے خروج کے مترادف ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

"مقدام بن معد یکرب روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو، قریب ہے کہ ایک شخص تم سے مسند پر تکیہ لگائے میری طرف سے حدیث بیان کر رہا ہو اور وہ کہے کہ ہمارے اور تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کافی ہے، پس جو کچھ ہم اس میں حلال پائیں گے اسے حلال ہی سمجھیں گے اور جو کچھ ہم اس میں حرام پائیں گے اسے حرام ہی سمجھیں گے، لیکن آگاہ رہو کہ جسے اللہ کے رسول ﷺ حرام قرار دیں وہ بھی اسی طرح حرام ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔"(11)

امام اوزاعی حسان بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ وحی آپ ﷺ پر نازل ہوتی تھی اور سنت بھی جبریل لیکر حاضر ہوتے تھے جو اس وحی کی تفسیر کرتی تھی۔ آپ ﷺ سے جو بھی سنت قولا، فعلا یا تقریرا صادر ہوئی بے شک وہ آسمانی وحی ہے جیسا کہا اللہ کا ارشاد ہے:

وما ینطق عن الھویO ان ھو الا وحی یوحی۔(12)

"یعنی آپ ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے بلکہ یہ وحی الٰہی ہوتی ہے جو آپ ﷺ پر کی جاتی ہے۔"

قرآنی دلائل کی بناء پر علامہ ابن کثیر سنت کی مخالفت کو کفر کے کہتے ہیں۔(12)

دوسری جگہ ارشاد حداوندی ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔(13)

"جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

رسول اللہ ﷺ کی قانون سازی کی امتیازی خصوصیات:

عدم حرج:

آپ ﷺ لوگوں کو تنگی سے نکال کر فراخی اور کشادگی کی طرف لے گئے۔ ارشاد خداوندی ہے:

یریداللہ بکم ا لیسر ولا یرید بکم العسر۔(14)

"اللہ تعالی تمھارے لیے آسانی کا معاملہ چاہتا ہے وہ تمہارے لیے تنگی کا معاملہ نہیں چاہتا۔"

قلت تکلیف:

ارشاد ربانی ہے:

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔(15)

"آپ ﷺ کا ارشاد ہے: آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو۔"

شبہات سے بچنا:

آپ ﷺ شبہات کی بناء پر حدود کو گرا دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جہاں تک ممکن ہو سکے مسلمانوں سے شبہات کی بناء پر حدود ساقط کر دو۔"(16)

دور نبوی ﷺ کا طرز عمل:

محسن انسانیت ﷺ نے ہی آکر تمام امتیازات کو مٹایا اور اولاد آدم کے حقوق کی مساوات کا اعلان کیا۔ اس سلسلے میں قریش کے قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنت اسود کی چوری کا واقعہ قابل ذکر ہے۔

اپنی ذات کا محاسبہ:

مرض موت کے ایام میں ایک روز آپ ﷺ حضرت فضل بن عباس کا سہارا لیکر مسجد تشریف لائے نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اگر میں نے کسی کو گالی دی تو وہ اپنا بدلہ لے لے اگر میں نے کسی کو پیٹا ہو تو وہ بھی اپنا بدلہ لے لے اگر میں نے کسی کا مال لیا ہو تو وہ بھی اپنا حق وصول کر لے تم میں سے مجھے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو مجھ سے اپنا حق وصول کر لے یا پھر مجھے معاف کر دے تاکہ میں اپنے رب کے پاس اطمینان سے جاسکوں، بھری مجلس ہی سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ آپ نے فلاں دن مجھ سے تین روپے قرض لیے تھے وہ مجھے ادا کر دیجیئے گا، لہذا رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی فضل بن عباس کو کہا کہ میری طرف سے اسکو ادا کر دو۔(17)

انسانی فطرت سے موافقت اور تدریج:

آپ ﷺ انے انسانی فطرت کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر لوگوں کی تربیت کی اور انہیں فوری طور پر دبانے کی بجائے تدریج کے اصول کو مد نظر رکھا، جیسا کہ تحریم خمر کا معاملہ، پہلے شراب کے نقصانات اذہان میں بٹھائے گئے، پھر جب شراب کی حرمت کا قطعی حکم نازل ہوا تو لوگوں نے شراب گلیوں میں بہادی، شراب کے مٹکے توڑ دئے گئے۔(18)

دفع ضرر:

رسول اللہ ﷺ ایسے تمام معاملات کو ممنوع قرار دیتے تھے جس میں کسی فریق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا چنانچہ ابن ماجہ میں ہے:

"حضرت عبادہ بن صامت ؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ نہ ضرر پہنچے اور نہ ضرر پہنچایا جائے۔"(19)

غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

لا یحکم احد بین اثنین و هو غضبان-(20)

فریقین کی بات سنے بغیر فیصلہ نہ کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب دو آدمی آپ کے پاس کوئی مقدمہ لیکر آئیں تو آپ کو چاہیے کہ پہلے کے لیے اس وقت تک فیصلہ نہ کریں جب تک دوسرے کی بات نہ سن لیں۔ اس طرح آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کیا فیصلہ کریں۔"(21)

شدید بھوک اور پیاس کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے:

انسان کو جب بھوک لگی ہو تو اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ اس لیے اسلام نے ایسی حالت میں نماز پڑھنے اور فیصلہ کرنے سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

لا یقضی القاضی بین اثنین، الا وھو شبعان ریان۔(22)

"کوئی قاضی شدید بھوک اور پیاس کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔"

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے:

مسلمان کی حرمت اللہ کے ہاں بہت زیادہ ہے، اس لیے اسلام کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یقتل مسلم بکافر-(23)

کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے۔

بلوغت کے بعد بچوں کی شہادت بھی قبول ہو گی:

امام عبدالحہ الکتانی نے سیدنا علی اور حسن و حسین کی گواہی کا تذکرہ کر کے لکھا ہے:

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

تجوز شهادة الصبيان وكتابه اسمائهم قبل البلوغ،وانما تقبل اذا ادوها بعد البلوغ۔(24)

بچوں کی گواہی بھی قبول ہے اگر وہ گواہی بلوغت کے بعد دیں۔

قاضی کا فیصلہ صرف ظاہری طور پر نافذ ہوگا۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"میں ایک انسان ہوں۔تم لوگ اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو۔ہو سکتا کہ تم میں سے ایک فریق اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔اگر میں کبھی ایسا کر بھی دوں تو اس چاہیے کہ اپنے بھائی کا حق نہ لے کیونکہ در حقیقت میں اس آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔(25)

حاصل کلام:

اسلامی قانون ہر لحاظ سے مکمل ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں اسلامی قانون جامع ہے۔اس میں ہر قسم کے حالات کا حل موجود ہے اور کوئی امکانی صورت ایسی نہیں ہے جس کا مناسب حکم اسلامی قانون میں موجود نہ ہو۔الہامی ہدایت کی روشنی میں قانون سازی کی آخری کڑی جناب رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی ہے اور چونکہ اللہ تعالی کے پیغامات و ہدایات انسانوں تک پہنچانے والے آپ آخری نبی ہیں، جن کی نبوت ورسالت کا دائرہ کار تا قیامت وسیع ہے۔لہذا آپ وضع کردہ تمام قوانین انتہائی جامع اور مکمل دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس حوالے سے جب قرآن مجید کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی کا تعارف مختلف حیثیتوں سے ملتا ہے جن میں ایک اہم حیثیت شارع اور مقنن کی بھی ہے۔آپ ﷺ کی یہ حیثیت اس قدر مسلم ہے کہ رب کائنات نے آپ کی طرف سے دی گئیں تمام ہدایات وفرمودات کو من وعن تسلیم کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔چنانچہ ارشاد ربانی کا مفہوم ہے:

"جو رسول ﷺ تم کو دیں وہ لے لو اور جن سے منع فرمائیں،ان سے رک جاؤ"۔(26)

رسول اللہ کی یہ حیثیت اسقدر اہم ہے کہ اس حیثیت سے انکار کرنے والے کے ایمان کی نفی کر دی گئی۔

ارشاد ربانی ہے:

"سو آپ کے رب کی قسم! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو اپنے تمام معاملات میں حاکم تسلیم نہ کر لیں"۔(27)

رسول اللہ ﷺ بحیثیت شارع و قانون ساز صحابہ کرامؓ، یہاں تک کہ اس زمانے کے یہودیوں کے درمیان پائے جانے والے تنازعات کا فیصلہ فرمادیتے تھے۔رسول پاک ﷺ نے بحیثیت قانون ساز ایسے اصول و قواعد وضع فرمائے، جو بعد میں آنے والے دور کے لیے مشعل راہ ثابت ہوئے اور وہ باقاعدہ مسلمہ قانون کی حیثیت سے دنیا بھر کی عدالتوں میں رائج ہیں۔

مصادر و مراجع:

1۔المائدہ:3

2۔الفروق للقرافی:انوار البروق فی انواع الفروق206/1

3۔السباء:28

4۔الانبیاء:107

5۔محمد حمید اللہ،ڈاکٹر،خطبات بہاولپور،ادارہ تحقیقات اسلامی،اسلام آباد،1985،ص292

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

.TheProphet's establishing a state and his succession,p.306

7۔خطبات بہاولپور،ص299

8۔ محمد حمید اللہ،ڈاکٹر،عہد نبوی میں نظام حکمرانی،اردو اکیڈمی کراچی،1987،ص153

9۔الانفال:7،6

10۔النور؛16

11۔امام ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی،جامع ترمذی،مترجم بدیع الزماں،کتاب العلم،باب مانہی عنہ ان یقال عدن حدیث رسول اللہ،ضیاءاحسان پبلشرز،1988،211/2

12۔النجم:4،3

13۔النساء:80

14۔البقرہ:185

15۔البقرہ:286

16۔ابوداؤد،کتاب الصلوۃ،حدیث114

17۔مصنف عبدالرزاق،طبع بیروت،1972

18۔علی المتقی،کنزالعمال،مطبع حیدرآباد دکن،11/9

19۔سنن ابن ماجہ،784/2،حدیث2340

20۔ مسلم،حدیث1717

21۔ترمذی،حدیث1331

22۔المعجم الاوسط،حدیث4603

23۔ترمذی،حدیث1413

24۔الترتیب الادار یہ217/1

25۔بخاری،حدیث6967

26۔سورہ الحشر:7

27۔سورہ النساء:65